آسان عروض اور شاعری کی بنیادی باتیں

قسط۔۹

سرور عالم راز سرورؔ

یہاں دواصطلاحوں کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔آگے چل کر ہم اِن کو استعمال کریں گے:

(۱) اِسکان یا تَسکین: کسی افاعیل یا رُکن کے کسی متحرک حرف (یعنی جس پر زیر، زبر، پیش میں سے کوئی حرکت لگی ہو) کو اگر ساکن یا موقوف کر دیا جائے (یعنی اُس کی حرکت کو معطل کر دیا جائے) تو اس عمل کو اِسکان یا تسکین کہتے ہیں۔

(۲) اِسقاط یا سُقوط: اگر کسی افاعیل یا رُکن کے کسی حرف کو حذف کر دیا جائے (یعنی نکال دیا جائے یا مٹا دیا جائے) تو اس عمل کو اِسقاط یا سُقوط یا ساقِط کرنا کہتے ہیں۔

اس مرحلہ پر پہنچ کر :وزن: کی تھوڑی سی تفصیل ضروری معلوم ہوتی ہے۔اُردو میں :وزن: کی تعریف دو (۲) مختلف حوالوں سے کی جا سکتی ہے۔دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ :وزن: کی دو (۲) اقسام معروف ہیں:

(۱) صرفی وَزن

(۲) عروضی وَزن

ہر چند کہ ہمیں ان مضامین میں :عروضی وزن: سے ہی سروکار رہے گا، پھر بھی: صرفی وزن: پر مختصر گفتگو نامناسب نہیں ہے۔

(۱) صَرفی وزن: یعنی الفاظ کا وہ :وزن: جو علم صَرف کی بنیاد پر قائم کیا جائے۔بابائے اُردو مولوی عبدالحق صاحب اپنی مشہورِ زمانہ کتاب :اُردو صَرف و نحو: میں :صَرف: اور :نحو: کی وضاحت و تعریف کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں:

"بول چال کا کم سے کم جزو جُملہ ہے۔اُسی سے ایک شخص دوسرے کے دل کی بات سمجھتا ہے۔کوئی شخص کتنی ہی کم سے کم بات کرنی چاہے تو بھی وہ جملے سے کم نہ ہوگی۔یعنی اتنی بات کہ جس سے دوسرا

آدمی اس کا مطلب سمجھ جائے۔۔ جملہ لفظوں سے بنتا ہے اور لفظ کا صحیح مفہوم اُسی وقت معلوم ہوتا ہے جب وہ جملے میں آتا ہے ورنہ یوں ایک لفظ کئی معنوں میں آسکتا ہے۔اس لئے قواعد نویسوں نے آسانی کے خیال سے جملے کے ٹکڑے کر لیے ہیں۔ پہلے اِن ٹکڑوں یعنی لفظوں سے بحث کرتے ہیں اور اس کے بعد جملوں سے۔اس لیے اب اس کے دو (۲) حصے ہوگئے ہیں۔

طرح اُس لفظ کے ہر ساکن لفظ کے مقابل اُس کے صرفی وزن میں بھی ساکن حرف ہوتا ہے۔

(۳) اُس لفظ کے ہر زَبَر کے مُقابل اُس کے صرفی وزن میں بھی زَبَر، اُس کے ہر زِیر کے مُقابل زَیر اور اُس کے ہر پیش کے مُقابل پیش واقع ہوتا ہے۔یعنی لفظ اور اُس کے صرفی وزن کی حرکات یکساں ہوتی ہیں۔

(۴) اُس لفظ کی ہر :الفِ علت: کے بالمقابل اُس کے صرفی وزن میں :الفِ علت:، ہر :واوِعِلت: کے بالمقابل :واوِعِلت: اور ہر :یائے عِلت: کے بالمقابل :یائے علت: ہوتی ہے۔

(۲) عروضی وزن سے ہماری مراد اُس وزن سے ہے جو مصرعوں یا اشعار کی جانچ پڑتال کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔عروضی وزن پر اُن سب شرائط کا اطلاق نہیں ہوتا ہے جو صرفی وزن پر عائد ہوتی ہیں۔کسی لفظ کا عروضی وزن اوپر دی ہوئی چار شرائط میں سے صرف پہلی دو شرائط کا پابند ہوتا ہے، یعنی:

(۱) اُس لفظ کے حروف کی تعداد اُس کے عروضی وزن کے حروف کے برابر ہوتی ہے۔

(۲) اُس لفظ کے ہر متحرک حرف کے بالمقابل اُس کے عروضی وزن میں بھی متحرک حرف ہونا چاہئے اور اسی طرح ہر ساکن حرف کے بالمقابل ایک ساکن حرف بھی لازمی ہے۔لیکن لفظ اور اُس کے عروضی وزن کی حرکات کی مطابقت لازمی نہیں ہے، یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ لفظ کے زَبَر کے سامنے عروضی وزن میں بھی زَبَر، زیر کے سامنے زیر اور پیش کے بالمقابل پیش ہی ہو۔

(۳) لفظ اور اُس کے عروضی وزن کے درمیان حروفِ علت کی مطابقت بھی ضروری نہیں ہے۔مثال کے طور پر لفظ کی :یائے علت: کے بالمقابل اُس کے عروضی وزن میں :واوِعلت: ہوسکتی ہے۔اسی پر دوسرے حروف علت کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔

عروضی وزن کی مثالیں

اوپر صرفی وزن اور عروضی وزن کے فرق پر مختصر گفتگو کی گئی تھی۔ یہاں عروضی وزن پر تھوڑی سی مزید روشنی ڈال دی جائے تو نامناسب نہیں ہوگا۔ درج ذیل الفاظ کو دیکھئے:

مَناظِر؛ نِہارِی ؛ زَمانَہ ؛ کَدُورَت ؛ دُعاگو

(۱) ان سب الفاظ کا پہلا حرف (م، ن، ز، ک، د) مفاعِل کے پہلے حرف :م: کی طرح چھوٹی آواز والا ہے۔

(۲) اِن سب الفاظ کا دوسرا حصہ یا سالمہ (نا، ہا، ما، دُو، عا) مَفاعِل کی :فا: کی طرح لمبی آواز والا ہے۔

(۳) اِن سب الفاظ کا آخری حصہ یا سالمہ (ظِر ، رِی، نَہ، رَت، گو) مفاعِل کے آخری سالمہ :عِل: کی طرح لمبی آواز دے رہا ہے۔

(۴) مَفاعِل کا پہلا، دوسرا اور چوتھا حرف (م، ف، ع) متحرک ہے۔ اسی طرح مثال میں دئے ہوئے الفاظ کا پہلا، دوسرا اور چوتھا حرف (م، ن، ز، ک، د) اور چوتھا حرف (ظ، ر، ر، گ) بھی متحرک ہے۔ البتہ ان حروف کی حرکات اور مَفاعِل کی متعلقہ حرکات میں مطابقت نہیں ہے۔ مثلاً مَفاعِل کی :م: پر زَبَر لگا ہوا ہے جب کہ مناظر، زمانہ اور کدورت کے پہلے حروف پر تو زبر ہی ہے لیکن نہاری کی :ن: پر زیر ہے جب کہ دعاگو کی :د: پر پیش لگایا گیا ہے۔

(۵) مَفاعِل کی :ف: کو الف علت کے ذریعہ کھینچ کر لمبی آواز دی گئی ہے۔ الف علت کا ایسا ہی استعمال مناظر، نہاری، زمانہ اور دعاگو میں بھی ہے لیکن نہاری کی :ر: کہ یائے علت سے اور کدورت کی :ر: کو واوِ علت سے کھینچ کر لمبی آواز دی گئی ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ مذکورہ الفاظ اور اس کے نمائندہ لفظ مَفاعِل میں حروف علت کی مطابقت نہیں ہے۔

اس طرح یہ مثالیں عروضی وزن کی سب شرائط پوری کرتی ہیں اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ مَفاعِل درج بالا پانچ الفاظ (مناظر، نہاری، زمانہ، کدورت، دعاگو) کا عروضی وزن بھی ہے۔

عروضی وزن کی چند اور مثالیں نیچے مزید وضاحت کے لئے پیش کی جاتی ہیں:

عروضی وزن	اس وزن کے تمثیلی الفاظ
فعلُن	دَانا، پانی، خوبو، دِلکش، رُک جا، یارِب، شاعِر
مفعُولُن	دیرِینہ، گُنجائِش، فرمانا، سَرمایہ، گل کاری

اس بحث کے ہم صرفی وزن پر مزید گفتگو نہیں کریں گے اور اپنی بحث صرف عروضی وزن تک ہی محدود رکھیں گے کیونکہ یہی ہمارا موضوع گفتگو اور مقصد ہے۔

( ) جب کسی مصرع کی تقطیع بیان کی جاتی ہے تو سب سے پہلے اُس کی بحر کا نام لکھتے ہیں۔ پھر یہ بتاتے ہیں کہ وہ بحر مثّمن ہے یا مسدّس۔ اگر بحر سالم ہے تو اِس کے بعد: سالم: لکھ دیتے ہیں۔ لیکن اگر بحر میں زحافات استعمال کئے گئے ہیں تو جس ترتیب سے وہ زحافات مصرع یا شعر میں آئے ہیں اُسی ترتیب سے تقطیع کے بیان میں ان کے نام لکھ دئے جاتے ہیں۔ پھر اگر بحر مضاعف ہے تو سب سے آخر میں: مضاعف: لکھ کر بیان مکمل کر دیتے ہیں۔ چند مثالیں درجِ ذیل ہیں:

افاعیل اور ان کے زحافات

(۱) فعُولُن کے آٹھ (۸) زحافات ہیں

فَعُولُ (بضم لام)؛ فَعْلُن (بہ سکون عین)؛ فَعُول (بہ سکون لام)؛ فَعَلُ (بہ فتح عین)؛ فَعُولان؛ فَعْلُ (عین ساکن)؛ فَعْ؛ فَعْلان (عین ساکن)

(۲) فاعِلُن کے نو (۹) زحافات ہیں

فَعِلُن (عین مکسور)؛ فَعْلُن (عین ساکن)؛ فَعْ؛ فاعِلان؛ فاعِلاتُن؛ فَعِلاتُن (عین مکسور)؛ فَعْل (لام ساکن)؛ فعِلان (عین مکسور)؛ فَعْلان (عین ساکن)؛

(۳) مَفاعِیلُن کے پندرہ (۱۵) زحافات ہیں:

مَفاعِلُن؛ مَفاعِیلُ (بضم لام)؛ مَفعولُن؛ مَفاعِیلْ (لام ساکن)؛ فَعولُن؛ فَعَل (بہ سکون لام)؛

مَفاعیلان؛ مَفعولُ (بضم لام)؛ فاعِلَن؛فَعولُ (لام ساکن)؛ فاع؛ فَع؛فَعلانُ (بہ سکون عین)؛
فَعلَن (بہ سکون عین)؛ مَفعولان

(۴) فاعِلاتُن (متصل) کے سولہ (۱۶) زحافات ہیں:

فَعِلاتُن (عین مکسور)؛ فاعِلاتُ (بضم تاء)؛ فاعِلات (بہ سکونِ تاء)؛ فاعِلَن؛ مفعولُن؛ فاعِلیان؛
فَعل (بہ سکون لام)؛ فاع؛ فَع؛ فَعِلاتُ (بضم تاء)؛ فَعلُن (بہ سکون عین)؛ فَعِلان (عین مکسور)؛ فَعِلَن
(عین مکسور)؛ فَعِلیان؛ فَعلان (بہ سکون عین)؛مفعولان

(۵) فاع لاتُن (منفصل) کے چھ (۶) زحافات ہیں:

فاع لاتُ (بضم تاء)؛ فاع لات (بہ سکونِ تاء)؛ فاع لُن؛ فاع؛ فاع لیان؛ فَعلُن (بہ سکون عین)

(۶) مستفعِلُن (متصل) کے اُنیس (۱۹) زحافات ہیں:

مَفاعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ فاعِلُن؛ مفعولُن؛ فَعلُن (عین ساکن)؛ مستَفعِلان؛ مفعولان؛فَعلان (عین ساکن)
؛ فَعولُن؛ فَعِلتُن (عین مکسور)؛ فاع؛ فَع۔ مَفاعِلان؛مُفتَعِلان؛ فاعِلاتُن؛فَعِلتان؛ مفاعِلاتُن؛مُفتَعِلاتُن

(۷) مس تفعِ لُن (منفصل) کے پانچ (۵) زحافات ہیں:

مَفاعِلُن؛ مُس تَفعِ لُ (بضم لام)؛ مفعولُن؛ مَفاعِلُ (بضم لام)؛فَعولُن

(۸) مفعولات کے پندرہ (۱۵) زحافات ہیں:

فَعولاتُ (بضم تاء)؛ فاعِلاتُ (بضم تاء)؛ مَفعولُ (بضم لام)؛ مَفعولان؛ مَفعولُن؛ فَعلُن (عین
ساکن)؛ فاع؛ فَع؛ فَعِلاتُ (عین مکسور،بضم تاء)؛ فَعولان؛ فاعِلان؛ فَعِلان (عین مکسور)؛ فَعولُن؛
فاعِلُن؛ فَعِلُن (بضم عین)

(۹) مُتَفاعِلُن کے پندرہ (۱۵) زحافات ہیں:

مُستَفعِلُن؛ فَعِلاتُن (عین مکسور)؛ فَعِلُن (عین مکسور)؛ مُتفاعِلان؛ مُتفاعِلاتُن؛ مَفاعِلُن؛ مفتعِلُن؛
مفعولُن؛ فَعلُن (عین ساکن)؛ مُستفعِلان؛ مُستفعِلاتُن؛ مَفاعِلان؛مَفاعِلاتُن؛ مُفتَعِلاتُن؛ مُفتَعِلان

(۱۰) مَفاعِلاتُن کے آٹھ (۸) زحافات ہیں:

مَفاعیلُن ؛ مُفتَعلُن ؛ مَفاعِلُن ؛ مَفاعیلُ (بضم لام)؛فَعولُن ؛ مَفعولُن ؛ فاعِلُن ؛مَفعولُ